

ہرولیسٹر اصغر علی ہاہ  
صدر شعبہ عربی گورنمنٹ کالج  
بوسن روڈ ملتان

## مہارات زبان عربی کی تدریس کے مختلف طریقے مداد تدریس کی تاریخ اور وسائل تعلیمیہ کا استعمال

لسائیات کے ماہرین نے زبان کی مختلف تعریفیں کی ہیں۔ زبان آواز کے اس سبتوط مجموعے کا نام ہے جس کے ذریعے ہم اپنی بات دوسروں کو سمجھاتے ہیں۔ آوازوں کا یہ باہمی ارتباٹ معاشرے میں باہم افہام اور اتصال کا ذریعہ ہے۔ زبان رموز ہائے اصوات کے مجموعہ کا نام ہے، نہ کہ کتابی صورت میں خطوط و رسوم کے مجموعہ کا زبان گفتگو ہے تحریر نہیں۔ زبان عادات و معمولات کا مجموعہ ہے۔ زبان خود اپنی ذات کی تلقاضاً کرکی ہے، نہ کہ اپنے متعلقات کی تدریس کا۔ زبان وہ ہے جس سے اہل زبان بولتے ہیں، نہ کہ وہ جو کوئی شخص خیال کرے کہ اہل زبان کو اس طرح بولنا چاہیے۔ زبان کی مختلف تعریفوں میں ایک مفہوم بہر حال مشترک ہے اور وہ یہ کہ زبان کی اصل اور ابتدائی صورت گفتگو ہی ہے، جس سے دوسرے سنتے ہیں۔ لہذا سماحت کا عمل ہی زبان سیکھنے کا فطری عمل ہے جس کی واضح مثال ان پڑھ اشخاص کا دوسرے ملکوں میں رہ کر روانی کے ساتھ وہاں کی زبان کا بولنا۔ نیز بچوں کا سماحت کے ذریعے پہلے زبان کو سیکھنا اور پھر بتدریج مشق سے آسے بولنا ہیں۔ نیز دنیا میں تحریر میں آئنے والی زبانیں چند ایک ہی ہیں، جبکہ استماع و نطق کے ذریعے استعمال میں آئنے والی بولیاں ہزاروں ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ مہارات زبان چار ہیں۔ استماع، نطق، قرأت اور کتابت۔ ان میں سے مہارات استماع و تکلم ایک ہی چیز ہیں۔ پس عربی زبان کی تدریس کرتے ہوئے استماع و تکلم میں ہمیں مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا ہوتا ہے۔ عربی اصوات کی پہچان،

علو  
یں  
ہم  
کے  
تمام  
کی ت  
ان ا  
سج  
ہندو  
تدری  
وقت  
اختیا  
ترجمہ  
کیا  
والی  
تها  
انہوں  
کی تد  
طريقہ  
تدرییم  
صصلہ  
جلود  
سہیلیا  
تو جہ

حرکاتِ قصیرہ اور حرکات طویلہ میں فرق قریب المخرج اصوات میں فرق واضح کرنے کے لئے ہمیں طریقۃ الازواج، تمیز اصوات بالفائدہ و الكتابت، تجزی کامد اور طریقہ عشوائیہ اختیار کرنے چاہیں جبکہ مخارج کیوضاحت کرنے کے لئے استاد کا خود مخارج سے واقف ہونا، آئینوں کا استعمال جہاز النطق کی ترسیم، طریقہ املاء، اصوات کے حیاتِ انسانی میں پیدا ہونے والی آوازوں کے نمونے موقع بدل بدل کر آوازوں سے بننے ہونے حروف کسی مشق وغیرہ کے ذریعے کرفی چاہیئے، جن میں سے کسی ایک ہر بھی ہم کاربنڈ نہیں ہیں۔ ہر دو زبانوں میں جن میں سے ایک ہماری اپنی ہے اور دوسری وہ جس کی تدریس ہم کر رہے ہیں۔ کچھ اصوات تو مشابہ ہوتی ہیں، کچھ متقارب اور کچھ متباعد۔ پھر ایک ہی زبان کے کئی لمحے ہوتے ہیں۔ ان میں سے کون سا لمحہ تدریس کے وقت اختیار کرنا ہے، اس کا فیصلہ بھی پہلے ہی ہونا چاہیے۔ نبر و تنیم کی تدریس کے لئے باتھ کی تحریک، رسوم و خطوط کے کے ذریعے نگات ہابطہ اور صاعده کیوضاحت تقطیع کے ذریعے الفاظ اور پھر جملے کی تدریس، موسيقی کے ذریعے اس کیوضاحت اور پھر حماکات و تکرار کے ذریعے اس کی مشق ہونی چاہیئے۔ لیکن عربی زبان کی تدریس کے سلسلہ میں ان میں سے ہم کچھ بھی نہیں کرتے۔ استاع و نطق کے بعد قرأت کا مرحلہ آتا ہے۔ اس ہر ہمارا بہت زیادہ زور ہوتا ہے۔ لیکن قرأت کا مطلب صرف کتاب کھول کر طالب علموں کے سامنے سبق کی قرأت کر دینا اور انہیں جملوں کے اپنی زبان میں معاف بتا دینا ہی نہیں ہے بلکہ قرأت کے بھی کچھ طریقے ہیں۔ ایک طریقہ ترکیبیہ ہے اور دوسرا کا یہ۔ ان میں سے بھی کوئی طریقہ ہمارے مدد نظر نہیں ہوتا۔ یہ خیال کئی بغیر کہ طلبہ خود قرأت کے قابل ہونے یا نہیں۔ ہم انہیں فقوروں کے معانی رث لینے ہر زور دیتے ہیں۔ آخری مرحلہ کتابت کا ہے۔ عربی کی تدریس کرتے ہونے املاء منقول۔ منظور اور استاعی کی کبھی بھی نوبت نہیں آتی، نہ ہی کبھی ہمزہ وصل و قطع کی کتابت کرتے وقت آن کیوضاحت کی جاتی ہے۔ نہ الف مقصوروہ اور الف مددوہ کی شرح، اور نہ ہمزہ اور الف کا فرق سمجھایا جاتا ہے۔

وچھے ان سب کوتاہیوں کی بہ ہے کہ ہم صدیوں سے ایک ہی ڈگر ہر چل دے ہیں - عربی کی تعلیم کے پرانے طریقے ہم نے اپنانے ہونے ہیں - اور نئے طریقوں سے ہم نا آشنا ہیں - یا انہیں دانستہ طور پر استعمال نہیں کرتے، جائزہ لینا ہو گا کہ تدریس زبان میکے آج کل دنیا میں کون کون سے طریقے راجع ہیں - اولاً تو قدیم طریقہ ہے جو ہمارے تمام دینی مدارس میں قرناہ سے راجع ہے - یعنی طریقہ قواعد و ترجیم۔ اسے ان زبانوں کی تدریس کے لئے اولاً اختیار کیا گیا، جن کے بولنے والے اب باقی نہیں رہے - البته ان زبانوں میں لکھی ہوئی کتابیں موجود ہیں - دینی ثقافت اور کلامیک ادب کو سمجھنے کے لئے ان کی تدریس ضروری ہے - مثلاً یورپ میں یونانی اور لاطینی زبان پندرہوستان میں سنسکرت اور عالم اسلام میں عربی اور فارسی زبان - ان زبانوں کی تدریس کے لئے قواعد وضع ہوئے - ان کی اصطلاحات بنائی گئیں، اور ہر تدریس کے وقت ان زبانوں میں کی تحریروں میں آنے والے جملوں پر بحث منطقیانہ انداز میں اختیار کی گئی - اجنبی زبانوں سے مقامی زبان اور مقامی زبان سے اجنبی زبانوں میں ترجمہ سکھایا گیا اور اسی طرح دونوں زبانوں کی ڈکشنریوں کو استعمال میں لایا گیا - یہ سب کچھ اس لئے کیا گیا کہ وہ زبانیں مردہ ہو چکی تھیں - ان میں بولنے والے اور بولنے ہوئے سننے والے موجود نہ تھے - اس لئے سوائے اس کے چارہ کار نہ تھا کہ قدیم مذاہب فقافیات اور ادب کو سمجھنے کے لئے یہی طریقہ قواعد و ترجیم اختیار کیا جائے - مگر وقت کی ستم ظریفی اور اساتذہ کی خوش فہمی کا کیا کیا جائے کہ انہوں نے عربی جو کہ ایک زندہ زبان ہے اور ۲۲ عرب نماں میں بولی جاتی ہے اس کی تدریس کے لئے بھی یہی انداز اختیار کیا - اور اب تک سختی کے ساتھ وہ اسی طریقہ پر کاریبند ہیں - وہ قواعد کو منطق کا حصہ سمجھتے ہوئے اب بھی اس کے تدریس منطقیانہ انداز ہی میں کرتے ہیں - غریب طالب علم کے سامنے قواعد کے مصطلحات کا ڈھیر لگا دیتے ہیں - اور ہر اس سے چاہتے ہیں کہ وہ ان غیر فطری جملوں کو لطیری طور پر استعمال کر کے دکھائیں - تاویلات میں الْجَهْوَہ کر آس سے ہمیں بھوانے اور ابجدی قفل کھلوانے کی کوشش کرتے ہیں نہ نطق سلیم کی طرف توجہ دیتے ہیں - ماسوا آن طالب علموں کے جنہوں نے قرآن حکیم کا قاری بننا

اضح  
اور  
اد کا  
وات  
زون  
کسی  
اہنی  
سوق  
بہ  
کے  
کی  
آس  
کچھ  
بہت  
کے  
ہی  
لبہ  
پیتے  
لور  
کی  
کی

ہو، اور نہ ہی کبھی گفتگو کی عام زبان لکھانے کی کوشش کرنے میں - کلمات و الفاظ کے چناؤ میں درجہ بندی کا مطلق خیال نہیں رکھتے - ترجمہ میں ڈکشنری کو بار بار استعمال کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، جیکہ معلوم ہے کہ ایک لفظ مختلف انداز میں اور مختلف سیاق و سباق میں جس طرح استعمال میں آتا ہے، ویسے بعینہ دوسری زبان میں نہیں آتا - حرف بحر ترجمہ کرانے کی سعی کی جاتی ہے، جو ایسی فاش غلطی ہے جس کے ثبوت کی ضرورت نہیں - اگرچہ اس طریقہ تدریس کے کچھ فائدے بھی ہیں لیکن اس کی خامیاں اس قدر زیاد، یہیں جن کی وجہ سے اس طریقے کی لاکامی اظہر من الشمس ہے -

طریقہ قواعد و ترجمہ کی ناکامی واضح ہو جانے کے بعد طریقہ مباشرہ کو وجود میں لایا گیا - اس کی دو شاخیں ہیں - بیرلیتزر سکول Berlitz school اور مائیکل ویسٹ سکول Michal West School بیرلیتزر سکول کے اساتذہ نے قراءت و کتابت کی بجائے استماع و نطق یعنی اولاً شعوری تعلیم پر زور دیا کہ گیارہ اوامر اور گیارہ نواہی کہ ترجمہ نہ کرو بلکہ تمثیل کے ذریعے وضاحت کرو - وضاحت لفظی نہ کرو، بلکہ حرکات جسمی سے وضاحت کرو، لیکچر نہ دو بلکہ سوالات کرو، اغلاط کا پیچھا نہ کرو بلکہ درستی کرو - مفرد کلمات نہ بولو بلکہ انہیں جملوں میں استعمال کر کے بولو، خود زیادہ نہ بولو، طالب علموں کو زیادہ بلوانے کی کوشش کرو، کتاب استعمال نہ کرو بلکہ اپنا تیار کردہ سبق استعمال میں لاو، جلد بازی نہ کرو بلکہ طالب علموں کی چال کی تیزی دیکھو، سستی سے کام نہ لو بلکہ فطری طریقہ سے بولو، تیزی سے نہ بولو بلکہ طبعی طریقہ سے بولو، بہت آونھی آواز سے نہ بولو اور غصہ نہ کرو بلکہ تدریس زبان کی خرایبوں کا معالجہ صبر و استقلال سے کرو -

قراءت کے لئے ان کا اسلوب یہ ہے کہ پہلے آونھی آواز میں آستاد جملہ پڑھتا ہے، پھر طالب علم - آستاد اس کی اغلاط درست کرتا ہے اور پھر طالب علم مکمل جملہ دھراتا ہے - سبق کی قراءت کے بعد آستاد پامچ سوال کرتا ہے - طالب علم ان کا جواب دیتا

ہے، بھر طالب علم پانچ سوال کرتا ہے اور استاد جواب دیتا ہے۔ تدرج کو مدد نظر رکھتے ہوئے اسپاٹ تیار کئے جاتے ہیں۔ اولاً ایسے الفاظ چنے جاتے ہیں جن کے معانی کا تمثیل کے ذریعے مفہوم ممکن ہو۔ مادری زبان کو بالکل استعمال میں نہیں لایا جاتا۔ اور قواعد کو یکسر نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ مائیکل ویسٹ کے مدرسے کے اساتذہ نطق سکھانے کے لئے اصوات و الفاظ کے کیسٹ تیار کرتے ہیں۔ تدریس کے لئے اولاً مفردات کی درجہ بندی کر کے ان کے مطابق اسپاٹ تیار کرتے ہیں اور قواعد کی تدریس بھی ابتدا ہی سے کرتے ہیں، مگر اس طرح نہیں جیسے طریقہ ترجمہ والی کرتے ہیں، بلکہ تدریس قواعد کے لئے بھی وہ طریقہ عشوائی اختیار کرتے ہیں۔ اگرچہ اس طریقہ میں بھی خامیاں ہیں کہ اجنی زبان کو بھی مادری زبان سمجھ لیا جاتا ہے۔ بڑے طالب علموں کو بچہ تصور کر لیا جاتا ہے اور ایک ماحول کی تطبیق دوسرے ماحول پر کی جاتی ہے۔ غلط سیکھنے ہوئے قواعد تا عمر غلط ہی رہتے ہیں۔ لیکن اس کی خوبیاں اتنی زیادہ ہیں کہ آج کل تمام دنیا میں اسی طریقہ کو زیادہ تر استعمال کیا جا رہا ہے۔

نهايت مختصر وقت میں فوجیوں کو بہت جلد غیر ملکی زبانیں سکھانے کے لئے امریکیوں نے طریقہ قرأت ایجاد کیا، جس میں محاکات، تکرار، تناوب، تکرار مقطع، محادثہ کی تمارین اور مراجعت مسابق پر زور دیا، لیکن اس کے لئے انہوں نے مسلسل کئی گھنٹے روزانہ کی تدریس اور زیادہ سے زیادہ آٹھ دس طالب علموں کی جماعت ہونے پر زور دیا۔ لیکن اس طریقہ کے ذریعے طالب علم صرف قرأت کی زبان ہی سیکھ پاتا ہے، لکھنا اور بولنا نہیں۔

جو تھا طریقہ سمعیہ بصیریہ کہلاتا ہے۔ اس طریقہ میں اولاً اصوات، بھر جملوں اور بھر الفاظ کی تدریس پر زور دیا جاتا ہے، جنہیں حقیقی موافق میں تمثیلی انداز میں پیش کیا جاتا ہے۔ سعی بھری وسائل تعلیمی سے مدد لی جاتی ہے۔ اسپاٹ اور آن کی مشقیں تدرج کو مدد نظر رکھ کر تیار کی جاتی ہیں۔ طالب علم کو بنگاوی طریقوں سے حقیقی استعمال کے مرحلہ میں لایا جاتا ہے۔ کتابی زبان کی طرف

طالب علم کو کافی مدت بعد لایا جاتا ہے ۔

مدرسہ منهج علمی ، طب نفسیات وغیرہ کی طرح تدریس زبان بھی اب ایک ایسا علم بن گیا ہے جس کی تطبیق تمام عالم میں کی جا رہی ہے ۔ یورپ اور امریکہ میں اساتذہ کی ایسی اخجمنی بن گئی ہیں جن کا کام ہی تدریس زبان کے فن کو آگے بڑھانے رہنا ہے ۔ اس سلسلہ میں کانفرنسین منعقد کی حاجی ہیں ۔ دنیا بھر کے نامور اساتذہ مقالے پڑھتے ہیں ۔ ان مقالات کو دنیا میں کتابی شکل میں عام کیا جاتا ہے ۔ اور تعلیم کے میدان میں کی ہوئی تحقیقات اور تعلیم کو ہمیزید بہتر بنانے کی تدبیروں کو عام کیا جاتا ہے ، کہ تدریس کے لئے ان کی تطبیق کی جائے ۔ اس سلسلہ میں میں وہ ان سترہ باتوں کو مد نظر رکھتے ہیں ۔ (کتابت سکھانے سے پہلے گفتگو کی تعلیم (۲) اساسی جملے (۴) عادات کی شکل میں الفاظ و جمل کے نمونے (۶) نظام صوق کا استعمال (۵) مفردات پر تسلط (۷) دو زبانوں کی مشکلات کی تدریس (۸) کلام کی تمثیل کی مانند کتابت (۸) الفاظ و اسباق کی منصوبہ بندی میں تدرج (۹) زبان اور ترجمہ کی مشق (۱۰) حقیقی زبان کے نمونے (۱۱) روزانہ کی مشق (۱۲) ماحول کی تبدیلی کی درجہ بندی (۱۳) طالب علم کی قبولیت کی تیزی اور اسلوب (۱۴) فوری عزت افزائی (۱۵) زبان کی جدید ثقافت کا شعور (۱۶) مواد کا طالب علم کے زمانے کے مطابق ہونا (۱۷) تعلم کا بنیادی نتیجہ ہونا ۔

اس سلسلہ میں وہ طالب علم ، مدرس ماد وسائل تعلیمیہ ، مدرس اور فضائی مدرسہ کو بھی مد نظر رکھتے ہیں ۔ طالب علم کے لئے اسباق اُس کی عمر اور تعلیمی معیار کو مد نظر رکھ کر تیار کئے جانتے ہیں ۔ ان اسباق میں جس قدر ممکن ہو وسائل تعلیمی استعمال میں لائے جاتے ہیں ، اُستاد کے لئے لازمی قرار دیا جاتا ہے کہ وہ جو زبان پڑھا رہا ہے ، اُس کا ماہر ہو ۔ اس زبان کی اصولات کی مشکلات کا علاج جانتا ہو ۔ اس زبان کی ثقافت زندگی گذارنے کے طریقے سے واقف ہو ۔ تدریس زبان کے طریقوں کا ماہر ہو ، وسائل تعلیمی کے استعمال سے واقف ہو ، مدرسہ کی فضا کو اُس

## زبان کے ملک جیسا بنانے کی کوشش کی جائے۔

وسائل تعلیم کا استعمال قدیم زمانہ سے ہے - خاص طور پر قفتہ سیاہ کا استعمال صدیوں سے جاری ہے - لیکن ہمارے مدرسون کے اساتذہ خاص طور پر عربی کی تدریس کے سلسلہ میں اس سے آگے نہیں بڑھتے ، جبکہ : نیا کے ترقی یافتہ مالک میں ان سے بھرپور فائیلہ آٹھایا جا رہا ہے - اور ہر دن نئے وسائل وجود میں آ رہے ہیں ، اور ان کو استعمال میں لایا جا رہا ہے ، کیونکہ ان کے فوائد بے شمار ہیں - ان کے ذریعے اصوات و الفاظ پر غلبہ پایا جا سکتا ہے - تعلیم کو زیادہ اثر پذیر بنایا جا سکتا ہے - طالب علموں کے شوق اور توجہ کو زبان سیکھنے کی طرف متعین کیا جا سکتا ہے - ہر طالب علم میں زبان سیکھنے کی ذاتی دلچسپی پیدا کی جا سکتی ہے - آہن کی فکر میں استمرار پیدا کیا جا سکتا ہے - توجہ میں دیر پا تاثیر پیدا کی جا سکتی ہے - آمداد کے لئے تعلم اور شاگرد کے لئے تعلم کو آسان بنایا جا سکتا ہے - تعلیمی تجربات سے فالدہ آٹھانے کی رغبت دلائی جا سکتی ہے - اور طالب علم کے ذخیرہ الفاظ کو بڑھایا جا سکتا ہے - کمپوٹر ، وی می آر ، فی وی وغیرہ نے اس کے فوائد کو مزید دو چند کر دیا ہے کہ وہ یہک وقت مدرسہ کام بھی کرتے ہیں اور مدرسیں کا بھی - مدرس کے مددگار بھی ہیں - اور اگر آمداد ان فرینڈ ہے تو اس کے لئے تدریس کا کام بھی کرتے ہیں - فی وی کا مدرسہ زمان و مکان کی قید سے آزاد ہے ، اسی سے یہک وقت بزار پا طلبہ فالدہ آٹھا سکتے ہیں - ہر لحاظ سے اس کی اہمیت یہ ہے کہ تمام وسائل تعلیمیہ کو یہک وقت استعمال میں لاقی ہے - طبیعی ماحول پیدا کرتے ہیں اس ہر تدریس کی جا سکتی ہے - ہمارے پاس فی وی کا مبقی تیار کرنے کے لئے بہت زیادہ وقت ہوتا ہے - ۲۴۴ ماہرین اساتذہ کے تجویزوں سے اس کے ذریعے فائیلہ آٹھا سکتے ہیں - طلبہ پر اعتناد کیا جاتا ہے - وقت کے مطابق ہر وکرام تیار کئے جاتے ہیں - نئے طریقوں سے تعلم دی جاتی ہے - زندہ ماحول میں تعلم دی جاتی ہے اور تربیت بالغہ کردار مثالی نطق کے ساتھ اسیق تمثیلی انداز میں بخش کرتے ہیں -

اگرچہ فی وی وغیرہ کے ذریعے تعلم میں کچھ نقصان بھی ہیں ، کہ اس میں

کلاس روم سا ماحول نہیں - طالب علم کی طرف سے کوئی قبولیت کا ثبوت نہیں - ہمیں معلوم نہیں ہوتا کہ طالب علم باقاعدگی سے اس باق سن رہے ہیں ، تمسارین حل کر رہے ہیں یا نہیں - لیکن اس کے مندرجہ بالا فوائد بہت زیادہ اہمیت کے حامل ہیں -

اگرچہ وسائل تعلیمیہ کی اہمیت اس دور میں بہت بڑھ گئی ہے - مگر ترق پذیر ملکوں کے اساتذہ خاص طور پر عربی کے مدرسین ان کے استعمال سے بھنپ کی کیوں کوشش کرتے ہیں - ان کی کچھ وجوبات ہیں - مدرسین کی تنخواہیں قلیل ہیں ، اور انہیں پڑھانے کے لئے کثیر تعداد ملی ہوئی ہے - گھر پر اس باق تیار کرنے کے لئے ان کے پاس وقت ہے نہ سرمایہ - وہ معمولی قیمت میں دستیاب وسائل کے خریدنے کی استعداد نہیں رکھتے چہ جائیکہ وہ کیسٹ ، ٹیپ ریکارڈر ، ٹی وی ، فلم وغیرہ کا بند و بست کریں - حکومت بھی غریب ہے ، اس کے وسائل محدود ہیں - ہزاروں کی تعداد میں مدرسون کو وہ یہ وسائل فراہم نہیں کر سکتی - ملک بھر میں ایک بھی زبان کی مختبر language labooratory موجود نہیں - وسائل کے طور پر استعمال ہونے والے آلات اگر خراب ہو جائیں تو انہیں درست کرنے والے موجود نہیں - فالتو ہر زمینے دستیاب نہیں - اساتذہ ان کے استعمال کے طریقے نہیں جانتے ، بھلی کا بار بار خائب ہو جانا ایک اور دشواری ہے - اس باق تیار کرنے کے لئے جس مواد کی ضرورت ہوئی ہے وہ بڑ وقت بازار میں دستیاب نہیں ہوتا - اور سب سے بڑی خرابی یہ ہے کہ اساتذہ وسائل تعلیمیہ سے حسد کرتے ہیں کہ ان کے استعمال سے اساتذہ کی الہی اہمیت طالب علموں کی نگاہوں میں گھٹ جاتی ہے - ان سب باتوں پر درست منصوبہ بندی کے ذریعے قابو ہایا جا سکتا ہے - وسائل تعلیمیہ کے طور پر لازم نہیں کہ عظیم اور قیمتی مشینی ہی استعمال میں لائف جائیں - استاد اگر محنت کرنے پر تیار ہو تو وہ انہی وسائل تعلیمیہ بھی سہیا کر سکتا ہے ، جن پر بہت کم خرچ ہو - لیکن اولین بات عربی زبان کے اساتذہ کا اس مقصد کے لئے ذہنی طور پر تیار ہونا ہے - اب ہم دیکھتے ہیں کہ مستر مہنگے کون کون سے تعلیمی وسائل ہیں -

زندگی کے اجتماعی تجربات کے طریقے سے براہ راست تدریسی فائدہ آنہا نے کے لئے زبان کے مابرین سے ملاقات اور طلبہ کے مقابلے، مختلف مقامات کے دورے، سیاحت۔ حقیقی طور پر حقیقی ماحول میں جا کر تدریس، سکاؤٹنگ کیمپ، خدمت عامہ کے منصوبے، عملی کام اور تجربے کرنا ان سب اعمال کو وسائل کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اپنے پاس سے تیار کردہ اشیاء کے طریقہ سے تدریس زبان کے تجربات جو براہ راست نہیں ان میں گراف، تصویر، کھدائی، دیواروں کی تصاویر، مختلف اشیاء کا جمع کرنا، مختلف قسم کی معلومات کا جمع کر کے انہیں جوڑنا، ڈرامہ، اشیاء کا بنانا اور کھلیوں کے ذریعے تدریس شامل ہیں۔

سعی بصری وسائل میں نقشوں، علامتوں کا استعمال، حقیقی اشیاء، ماذل، تصاویر، ساکت فلم، متحرک فلم، سینما، ٹیپ ریکارڈر اور کیسٹن، ریڈیو، ٹیلی ویژن ہیں اور سب سے آخر میں الفاظ و حروف کے ذریعے زبان سے متعلق معلومات حاصل کرنا جس میں کتابیں، رمانی، اخبارات، اساتذہ کے لیکچر، تعلیمی کانفرنسیں، مباحثے، خطوط، مقالے، تقریریں آتی ہیں۔ لیکن ان کا کثیر استعمال اس وقت ہوتا ہے جب طالب علم زبان کو سیکھنے کے مرحلے سے گذر چکا ہوتا ہے۔

وسائل تعلیمیہ کی ایک اور تقسیم بھی ہے۔ استناع کے لئے استعمال ہونے والے وسائل تعلیمیہ میں زبان بولنے والے مردوں خواتین کی آوازوں میں بھرے ہوئے اسیاں کے گراموفون ریکارڈ ہیں، اور کیسٹن ہیں، جنہیں گراموفون یا ٹیپ ریکارڈروں پر منا جا سکتا ہے۔ یا ہر مدرسہ میں عربی زبان کی تدریس کے لئے ایک مختبر اللہ کے گراموفون ریکارڈ ہیں، اور کیسٹن ہیں، جنہیں گراموفون یا ٹیپ ریکارڈروں پر منا جا سکتا ہے۔ یا ہر مدرسہ میں عربی زبان کی تدریس کے لئے ایک language laboratory کا ہونا ضروری ہے تاکہ طلبہ ان اصوات کو بار بار من کر انہیں صحیح مخارج سے ادالیگ کے بعد بولنے پر حاوی ہو سکیں۔ طلبہ کو نطق سکھانے کے لئے مکتبہ میں سکول سے متعلق اور ملک سے متعلق اہم خبروں کا بورڈ ہونا لازمی ہے۔ امن کے علاوہ صحیح اصنوفات و تلفظ سکھانے کے لئے چارٹ بھی تیار کئے جا سکتے ہیں۔ اسے دیواروں پر آویزاں تصاویر کے ذریعے ان کے متعلق اظہارِ خیال بھی نطق سکھانے میں مددگار ثابت ہوتا ہے اور فتحہ سیاہ پر لکھنے ہونے چم لوں کا بار بار اعادہ بھی وقت سے متعلق باتیں بنانے کے لئے کلاغ ڈائل کو استعمال میں

لایا جا سکتا ہے۔ سلائیڈوں اور فلم کے نکلوں کے ذریعے بھی یہ کام سو الجام دیا جا سکتا ہے۔ سبق کو تمثیلی الداز میں پیش کرنا، زبان سکھانے کی کھیلیں کھیلانا اور باہر کے ٹوب لکانا یہ سب اعمال تدریس زبان کے لئے بہت مفید اور سازگار ہیں۔ مکالمے کرانا، قواعد کی جملوں کے ذریعے طریقہ راست سے مشق، من کر سبق کو دیروانا، انہیں گھٹا کر اور بڑھا کر بیان کرنا، ان میں تبدیلیاں کر کے انہیں بیان کرنا، ذخیرہ الفاظ کی مشقیں اور آخر میں آزادانہ اظہار کے ذریعے عربی زبان کے لطق ہر طالب علموں کو حاوی کیا جا سکتا ہے۔

قرأت کے ذریعے فلاش کارڈوں کا استعمال، فراؤ کی لیبارٹریوں کا استعمال، مزاحیہ رسائلوں اور پوسٹروں کا استعمال، جماعت کے اخبار کی تیاری، طالب علموں سے لفت تیار کرنا - Tachistoscope جن کے ذریعے فلم کے نکلوں کو سکرین پر دکھاتے ہیں ان کی بجائے پیچ جانے والے کاغذ کے نکٹے بھی استعمال میں لائے جا سکتے ہیں۔ فراؤ سے متعلق تیار کردہ فلمیں اور Overhead Projected Opaque projector کا استعمال سکھانے کے لئے نہایت مفید ہیں۔

کتابت سکھانے کے لئے چاک بورڈ اور Overhead Projector بہت مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ املا کرنے والے ٹپیا، خالی جگہوں کو حروف سے پُر کرنا، خالی جگہوں کو الفاظ کے ذریعے پُر کرنا، معنے حل کرنا، پیغام سکھانے والی کھیلیں کھیلنا، الفاظ کے سکھانے کے لئے ان اشیاء کی تصاویر بنانا یا خاکہ بنانا اور کتابت کے ذریعے اظہار خیال کرنا ایسے افعال ہیں، جن کے ذریعے طالب علم زبان کی کتابت بطريق احسن سیکھ سکتا ہے۔

سمعی بصری وسائل تعلیمیہ میں ٹیپ ریکارڈ، زینٹیو، متتحرک و متابکن فی وی وی سی آر اور کمپیوٹر وغیرہ شاملی ہیں۔ ان کے علاوہ تدریس کی مشینیں بھی استعمال میں لائف جا رہی ہیں اور سمعی بصری لیبارٹریاں بھی بناف جا رہی ہیں، لیکن مجبہ سے اہم بات تدریس زبان عربی کے مسلسلہ میں اس باقی کی تدریج کے ساتھ منصوبہ بندی اور اسائنس کی جدید طریقوں سے فریتنگ ہے۔ نیز انہیں اس کام کے لئے ہنوشی تیار کرنا ہے، جو میوائے خیال میں سب سے زیادہ دشوار کام ہے۔

— ۵ —